www.KitaboSunnat.com

عبدالغفور عاجز

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ

موت اللہ تبارک وتعالیٰ کا وہ آئینی ضابطہ ہے جس سے کسی ذی رُوح کو فرار میسر نہیں۔ ہر انسان اپنی زندگی کے مختلف ادوار بچپن، جوانی یا بڑھاپا۔ کسی حصہ میں بھی کسی وقت بھی اچانک اس آئین کی لپیٹ میں آسکتا ہے۔ اس آئین کے تفصیلی پہلوؤں میں سے ایک تو یہ ہے کہ اس کا اطلاق ہر جاندار پر بلا تخصیص واستثناء ہوتا ہے۔ چاہے وہ خود صاحب آئین اللہ جل شانہٗ کا برگزیدہ رسول یا نبی ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ارشاد ہوتا ہے:

"اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝" (الزمر: ۳۰)

"آپ کو بھی مرنا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔"

ایک جگہ یوں وضاحت فرمائی:

"وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ" (الأنبیاء: ۸)

"اور ہم نے ان رسولوں کے ایسے جسم نہیں بنائے تھے، جو کھانا نہ کھاتے ہوں اور وہ ہمیشہ رہنے والوں میں سے نہیں تھے۔"

اسی کی تائید میں ایک اور ارشاد:

"وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۔ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝" (الأنبیاء: ۳۴)

"اور ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی بشر کے لئے ہمیشہ رہنا تجویز نہیں کیا پھر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ کا انتقال ہو جائے، تو کیا یہ لوگ اس دنیا میں ہمیشہ رہیں گے؟"
اس کے ساتھ ہی حتمی فیصلہ بھی سنا دیا۔

"كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ" (آل عمران : ۱۸۵)

"ہر جاندار موت کا مزا چکھے گا۔"

وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ (الأنبياء : ۳۵)

"اور ہم تم کو بری بھلی حالتوں سے اچھی طرح آزماتے ہیں اور پھر (اس زندگی کے خاتمہ پر) تم سب ہمارے پاس ہی لوٹنے والے ہو۔"

الغرض! اللہ جل شانہ کے اس آئین کے اٹل ہونے کی تصدیق تو ہر ذی ہوش کرنے پر مجبور ہے۔ خوشی یا ناخوشی اسے تسلیم کرتا ہے، لیکن اختلاف تو اس آئین کے اطلاق یعنی موت کے بعد کے حقائق سے متعلق شروع ہوتا ہے اور یہ اختلاف بھی اتنا ہی پرانا ہے جتنا پرانا اللہ جل شانہ کے خالق و مالک ہونے کا عقیدہ نسل جن وانس میں موجود ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے انسانوں کی ایک ایسی ہی جماعت کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

"وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ" (الجاثیۃ : ۲۴)

"اور کہا انہوں نے دنیا کی ہی زندگی، زندگی ہے۔ مرتے ہیں اور جیتے ہیں ہم اور نہیں ہلاک کرتا ہم کو مگر زمانہ۔ (اللہ جل شانہ ان کے اس گمان کا تجزیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں) ان کے پاس اس (موت کے بعد کی زندگی) کے بارے میں کوئی علم نہیں، مگر صرف گمان کے اندھیرے۔"

اس گمان زدہ خاندان کے لوگ آج بھی ہمیں ملتے ہیں جن میں اپنے بھی ہیں اور بیگانے بھی۔ اپنے اس لحاظ سے کہ ان کے نام اسلامی ہیں۔ بیگانے وہ جو دورِ حاضر کے روشن خیال، جدید انکشافات اور ایجادات سے تعلق رکھنے والے سائنس دان، اور فلسفی، جن کا کہنا یہ ہے کہ زندگی مادہ کے کیمیاوی عمل کا نتیجہ ہے۔ یہ کائنات شکست و ریخت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہست و نیست کا پرانا کھیل آپ ہی آپ شروع ہوتا اور ختم ہوتا ہے ؂

زندگی کیا ہے اربعہ عناصر کی ظہور ترتیب — موت کیا ہے انہی اجزاء کا پریشاں ہونا

موت کیا ہے ایک لفظ بے معنی — جسے مارا حیات نے مارا

فارسی کا ایک مصرع بھی آپ کئی بار اسی مفہوم پر مبنی سن چکے ہوں گے۔

بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

یوں تو گمانوں کا شکار اور بھی بہت سے انسانوں کے گروہ ہیں۔ لیکن ان سے قطع نظر ہم اپنے تفکر و تدبر میں انہیں شامل ہونے کی دعوت دیں گے، جو زبان سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہمارا خالق و مالک اللہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ ہمیں زندگی دینے والا وہی ہے۔ ہمیں موت دینے والا وہی ہے۔ مزید برآں وہ بڑے شد و مد کے ساتھ اس بات کا بھی اعلان کرتے ہیں کہ ہم نبی آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی مداح و مطیع ہیں۔ انہوں نے ہمیں زندگی کے مقصد سے مکمل آگاہی عطا کی ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے آئین و ضوابط کا مجموعہ قرآن حکیم اور اپنا اسوۂ حسنہ ہماری راہنمائی کے لئے وراثت میں بخشتا ہے، تو آئیے ہم پہلے تو زندگی کا مفہوم اور مقصد اپنے دو لازوال سرچشمۂ علم و حکمت رشد و ہدایت کے معلموں سے پوچھیں۔

ارشاد ہے:

"وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝" (البقرۃ: ۳۶)

"اور تمہیں زمین میں ٹھہرنا اور (وہاں موجود اشیاء سے) معینہ مدت تک استفادہ کرنا ہے۔"

تو سب سے پہلی بات تو صاف اور واضح طے شدہ ہے کہ ہمارا اس زمین پر قیام و طعام کی ایک مقررہ مدت ہے۔ دوسری ہدایت یہ ہے:

"فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝" (البقرۃ: ۳۸)

"کہ جب بھی ہماری طرف سے (زندگی کے اعمال سے متعلق) کوئی ہدایت وصول ہو تو اس ہدایت کی جس نے تعمیل کی، اسے نہ ہی کوئی فکر ہو گی اور نہ ہی غم اسے چھوئے گا۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی ہدایت کی ایک اور وضاحت یوں فرمائی:

"اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً ط (الملک: ۲)

جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے، تم میں سے کون شخص اچھے اعمال کا مظاہرہ کرتا ہے۔"

ایک اور وضاحت پہ غور فرمائیں:

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ (الذّٰریات: ۵۶)

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں"۔

ان ارشادات کا مفہوم صاف طور پر ہمیں ذہن نشین کراتا ہے کہ زندگی کا معینہ مدت تک کا سفر اس امتحان کے کمرہ کی مانند ہے۔ جہاں ہم نصابی کتب کی روشنی میں اپنی کارکردگی کو کاغذوں پر منتقل کرتے ہیں۔ امتحان کا وقت معین ہوتا ہے۔ جوابات لکھنے یا اپنی محنت کے اظہار میں آپ کو مکمل اختیار دے دیا جاتا ہے، لیکن جونہی وقت ختم ہوتا ہے، تو کاغذ قلم کے علاوہ آپ کے حواس خمسہ ظاہری اور باطنی سب کے اختیار و تصرف سے آپ کو بے دخل کر کے امتحان کے کمرہ سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔ بس یوں سمجھ لیجئے کہ اس کمرہ کے دروازہ سے باہر چلے جانے کا نام "موت" ہے۔ اور وہ لمحہ جب آپ سے عملی اختیارات ایک ایک کر کے فرشتہ وصول کر رہا ہوتا ہے، وہ وقت "موت" ہے۔

آئین کے اطلاق میں کوئی توہین آمیز پہلو نہیں، جسے ہم کسی شخصیت سے وابستہ کر کے اس کی شان میں گستاخی کر رہے ہوں۔

اور پھر یہ اس ذات برتر کا آئین ہے جس کو ہم زندگی اور موت کا خالق و مالک تسلیم کرتے ہیں، اس کے ہر حکم کی تعمیل اپنے ایمان و یقین کی روح تسلیم کرتے ہیں۔ اب لیجئے اس آئین کے معلم ثانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا موت اور زندگی کے بارے میں پیش کیا ہوا تقابلی جائزہ دیکھیں۔

رسول اللہ صلعم نے فرمایا:

"یُحِبُّ الْاِنْسَانُ الْحَیٰوۃَ وَالْمَوْتُ خَیْرٌ لِنَفْسِہٖ" (بیہقی)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"انسان زندگی کو محبوب رکھتا ہے، حالانکہ موت اس کے لئے بہتر ہے۔"

(بشرطیکہ مومن ہو اور اس کا عمل صالح ہو)

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کو مومن کا تحفہ بتایا ہے۔ (مشکوٰۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی احادیث میں ملتا ہے کہ:

"حضرت انس رضی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے دنیا سے انتقال کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے بچہ ماں کے پیٹ (کی تنگی و تاریکی) سے نکل کر دنیا کے آرام و راحت میں آجاتا ہے۔" (حکیم ترمذی)

الحاصل! مومن کے لئے موت بڑی اچھی چیز ہے۔

صالح زندگی بسر کرنے والے ہمیشہ موت کو اس زندگی پر ترجیح دیتے ہیں اور اس جہانِ فانی کی مصیبتوں اور پریشانیوں سے نکل کر جلد سے جلد امن و امان اور راحت و چین والی ہمیشہ کی زندگی میں جانا چاہتے ہیں۔

آپ کا یہ فرمان بھی ہے کہ:

"انسان موت کو مکروہ جانتا ہے، حالانکہ موت فتنوں سے بہتر ہے۔"

کہ جتنی جلدی موت آجائے گی، اتنی ہی جلدی دنیا کے فتنوں سے محفوظ ہو جائے گا۔

اور مسند احمد میں ہے کہ:

یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَیْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتَنِ"

حضرت امام بخاری رحمہ کو جب امیر خراسان کے ساتھ جھگڑا پیش آیا، تو یہ دعا کی:

"اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنِیْ اِلَیْكَ"!

حدیث میں ہے کہ خروج دجال کے وقت ایک شخص کسی قبر پر سے گزرے گا اور فتن و زوال کو دیکھ کر کہے گا کہ:

"یَا لَیْتَنِیْ مَکَانَكَ۔"

"کاش! کہ میں تیری جگہ ہوتا۔"

بخاری و مسلم میں آیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تنہائی رات کے وقت آسمان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف نظر اٹھا کر دس آیات پڑھ رہے تھے ، جن میں یہ الفاظ بھی آئے :

"وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ" (آل عمران : ۱۹۳)

"یعنی ہم کو نیک بخت لوگوں کے ساتھ فوت کیجیو۔" (یعنی اے اللہ! ہمارا خاتمہ بالایمان ہو۔)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ، میں سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ موت سے نہ گریز ہے نہ کراہت ۔ اگر کوئی تمنا ہے ، تو وہ یہ کہ ابرار کی معیت ۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ فی الحقیقت موت اس زندگی کا انجام نہیں ہے ، بلکہ موت کے بعد بھی زندگی ہے ، لیکن فرق یہ ہے کہ وہ زندگی اس زندگی کا نتیجہ ہو گی ، جس طرح کوئی شخص کہے کہ امتحان (دنیاوی) میں پاس ہونے کا کیا فائدہ ؟ ظاہر ہے کہ فائدہ تو پاس ہونے کا ضرور ہو گا کہ آدمی میٹرک یا ایف اے بی اے وغیرہ کرے گا اور ترقی کی منازل کے قوی امکان ہو نگے اور سکون کی زندگی بسر کرنا اس سارے عمل کا نتیجہ ہو گی ۔ اسی طرح اس زندگی کا نتیجہ اگر اچھا ہو گا ، یعنی اس زندگی میں اعمالِ صالح ہوں گے ، تو اخروی زندگی میں بلند درجات حاصل ہوں گے ۔ جیسا کہ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے :

"اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔"

یہاں دنیا سے مراد موت سے پہلے کی زندگی ہے ، لیکن اگر سرے سے موت کو ہتک اور گستاخی سمجھ کر اس کا انکار کر دیا جائے ، تو ہم نہ تو اس زندگی میں اعمالِ صالح کریں گے اور نہ ہی اخروی زندگی کا کوئی سامان کریں گے ۔

ذوق نے انسان کی اس بے بسی کو کچھ یوں ذکر کیا ہے ۔ فرماتے ہیں : ؎

موت نے کر دیا مجبور وگرنہ انسان ہے وہ خود بیں کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا

موت پر ایمان لانا اس لئے بھی ضروری ہے کہ آدمی یہ سمجھ لے کہ موت نہیں آئی اور اس امتحان کا وقت ختم نہیں ہوتا ، تو اس زندگی میں کچھ احسن اعمال کر لینا کوئی بھی ضروری نہیں سمجھے گا ۔ اگر موت کا خیال رکھا جائے گا ، تو تب ہی کچھ ابدی زندگی کا ساماں ہو سکے گا ۔

شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

"اے طالب روزی بنیشیں کہ بے خوری والئے مطلوب اجل مرو کہ جاں نہ بری۔"

"اے روزی کے طالب بیٹھ جا کہ تو روزی کھائے گا اور اے موت کے مطلوب نہ بھاگ کہ تو جان نہ بچا سکے گا۔"

احسان دانش مرحوم موت کو حقیقت جانتے ہوئے یہاں تک کہہ گئے ہیں کہ : ؎

دانش میں خوفِ مرگ سے مطلق ہوں بے نیاز   میں جانتا ہوں موت ہے سنت حضورؐ کی

موت اس لحاظ سے بھی نعمت ہے کہ اگر موت نہ ہوتی ۔ تو آج اس دنیا میں چلنا پھرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جاتا۔ موت اخروی زندگی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ موت نعمتِ خداوندی ہے۔ اور موت کی نعمت سے کسی کو راہِ فرار نہیں چاہے وہ صالح ہو یا غیر صالح۔ عالم ہو یا جاہل ، متقی ہو یا گنہگار ، چھوٹا ہو یا بڑا ، انبیاء ہوں یا اولیاء ، صحابی ہوں یا تابعی ، موت بہر حال مقدر بن کر رہتی ہے ۔ علامہ اقبالؒ نے کیا خوب فرمایا ہے : ؎

کلبۂ افلاس میں دولت کے کاشانے میں موت   دشت و در میں شہر میں گلشن میں ویرانے میں موت

موت ہے ہنگامہ آرا قلزم خاموش میں   ڈوب جاتے ہیں سفینے موت کی آغوش میں

نے مجالِ شکوہ ہے نے کی قوتِ گفتار ہے   زندگی کیا ہے ، اک طوقِ گلو افشار ہے

انسان کی عظمت و رفعت کا اندازہ کرنے کا ایک طریقہ آغا شورش کاشمیری مرحوم اکثر یہ بتایا کرتے تھے کہ :

"کسی کی عظمت کا صحیح اندازہ کرنا ہو ، تو اس کی موت کا انتظار کرو۔"

ایک ضروری اعلان

عالمی شہرت یافتہ قراء کے کیسٹوں کی خریداری کے لیئے

اس پتہ پر رابطہ قائم کیجئے ۔ ۹۹ - جے ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۴

فون :- ۸۵۲۸۹۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ